فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا کیسا

رئیس التحریر مناظر اہلسنّت، سرمایہ اہلسنّت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

با اہتمام : محمد کاشف اشرفی عطاری

قُطبِ مدینہ پبلشرز

ٹریڈ ایوینو، حسرت موہانی روڈ، میز نائن فلور، نزد چیمبر آف کامرس، کراچی۔ موبائل فون : 0303-7286258 فون : 2432429

الریحان گرافکس 4920983

الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا کیسا

تصنیف

رئیس التحریر، مناظر اہلسنت، سرمایہ اہلسنت، حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مد ظلہ العالی (بہاولپور)

باہتمام

محمد کاشف اشرفی عطاری

ناشر

قطب مدینہ پبلشرز

کھارادر، کراچی

Phone: 243 2429

Mobile #: 0320-4027536

www.trueteaching.com

نام کتاب : فجر کی نماز روشنی میں پڑھنا کیسا

مصنف : رئیس التحریر ،مناظر اہلسنت ،سرمایہ اہلسنّت،

حضرت علامہ مولانا مفتی حافظ

محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی (بہاولپور)

بااہتمام : محمد کاشف اشرفی عطاری

ناشر : قطبِ مدینہ پبلشرز، کھارادر، کراچی۔

Tel: 2432429 Mobile #: 0320-4027536

اشاعت جدید : جولائی 2000، ربیع الآخر، 1421 ہجری

صفحات : 24

کمپوزنگ وٹائٹل ڈیزائننگ : الریحان گرافکس 4920983

قیمت :

ملنے کا پتہ

۱۔ مکتبہ اویسیہ رضویہ ، سیرانی روڈ، بہاولپور

۲۔ مکتبہ غوثیہ ، فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی نمبر ا، کراچی فون : 4943368

۳۔ مکتبہ المدینہ فیضان مدینہ مرکز سبزی منڈی/شہید مسجد کھارادر ، کراچی فون : 2314045

۴۔ مکتبہ المصطفیٰ/ ۵۔ مکتبہ قاسمیہ رضویہ /برائٹ کارنر، سبزی منڈی، کراچی

۶۔ ضیاء الدین پبلشرز، شہید مسجد کھارادر، کراچی فون : 203918

۷۔ مکتبہ رضویہ ، گاڑی کھاتہ ، آرام باغ، کراچی فون : 2637897

۸۔ مکتبہ البطری، چھوٹی گٹی، حیدر آباد سندھ فون : 641926

۹۔ مدنی کیسٹ ہاؤس، مرکز اویس، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۰۔ سنی کتب خانہ۔ مرکز اویس، دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۱۔ مکتبہ قادریہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور

۱۲۔ قادری کتب خانہ، ۹۰ سیٹھی پلازہ، علامہ اقبال چوک، سیالکوٹ فون : 591008

۱۳۔ مکتبہ ضیائیہ ،بوہر بازار راولپنڈی فون : 552781

۱۴۔ مکتبہ غوثیہ عطاریہ ، ریل بازار، وزیر آباد ضلع گجرانوالہ۔

۱۵۔ مکتبہ المعراج چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ

۱۶۔ مکتبہ اویسیہ ، آگرہ تاج لیاری، کراچی

۱۷۔ مکتبہ قطب مدینہ ، صابری مسجد ، رنچھوڑ لائن، کراچی

۱۸۔ صفہ پبلشرز، سولجر بازار، گلزار حبیب مسجد ، کراچی

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
	عرضِ ناشر	5
۱	باب ا	6
۲	فائدہ	7
۳	انکشاف	11
۴	احناف پر فضلِ رب تعالیٰ	12
۵	عقلی دلیل نمبر ا	13
۶	عقلی دلیل نمبر ۲	"
۷	باب ۲ سوالات وجوابات	14
۸	چیلنج	16
۹	الزامی جواب	19
۱۰	خاتمہ قواعد	20

عرضِ ناشر

حدیثِ پاک میں ہے "جس نے میری سنت پر عمل کیا وہ کل بروزِ قیامت میرے ساتھ جنت میں داخل ہوگا۔"

سرکارِ مدینہ ﷺ کی سنتوں میں سے ایک سنت یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ نمازِ فجر روشنی میں ادا فرماتے یعنی صبح صادق سے بہت دیر بعد نماز ادا فرماتے۔

اگرچہ بوقتِ ضرورت نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھ لینا بھی جائز و درست ہے مگر زیادہ ثواب اور افضلیت یہی ہے کہ نمازِ فجر کھلی روشنی میں ادا کی جائے۔

مگر کیا علاج غیر مقلدین کا کہ ان کے نزدیک نمازِ فجر اندھیرے میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے۔ اس رسالے میں حضرت علامہ مولانا حافظ ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ العالی نے غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات اور فجر کی نماز روشنی میں پڑھنے کے دلائل احادیثِ مبارکہ سے ثابت کئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو دین کی صحیح سمجھ اور سرکارِ عالی وقار ﷺ کی سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہِ النبی الامین ﷺ

سگِ عطار و اویسی

محمد کاشف اشرفی عطاری

باب ۱

غیر مقلدین کے نزدیک صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا زیادہ ثواب ہے اور حنفیوں کے نزدیک روشنی اچھی طرح پھیلنے پر زیادہ ثواب ہے کم از کم آدھ گھنٹہ پہلے طلوعِ شمس سے پہلے جماعت قائم کی جائے۔ ہم احناف کے دلائل پہلے عرض کرتے ہیں پھر غیر مقلدین کے اعتراضات کے جوابات عرض کرونگا۔ ان شاء اللہ

(۱)عن عبداللہ بن مسعود قال ماراء یت رسول اللہ ﷺ صلی صلوۃ الالمیقا تھا الا صلواتین صلوۃ المغرب والعشاء بجمیع وصلی الفجر یومئذ قبل وقتھا لغلس(رواہ مسلم فی صحیحہ فی کتاب الحج ورواہ البخاری)

"حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور نبی اکرم ﷺ کے متعلق فرماتے ہیں کہ میں نے آپکو تمام نمازوں کو اپنے وقت میں پڑھتا دیکھا ہے صرف مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع کیا اور اسی دن صبح کی نماز اندھیرے میں ادا فرمائی"۔

(ف) سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز کو اندھیرے میں ادا کرنے کو نبی اکرم ﷺ کی خلافِ عادت بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت کے خلاف ہے چنانچہ امام مسلم کی صحیح مسلم کی شرح میں امام نووی لکھتے ہیں۔ وفی ھذہ الروایات کلھا حجۃ لابی حنیفہ بحق استحباب الصلوۃ فی آخر الوقت فی غیر ھذا الیوم ۔یعنی ان روایات سے ثابت ہوا کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا نمازوں کو آخر وقت میں پڑھنا سوائے مزدلفہ میں حج کے ایام میں مستحب ہے اور انکا استدلال ان احادیث سے حق ہے۔

فائدہ : اس سے واضح ہوا کہ حضور ﷺ ہمیشہ فجر کی نماز خوب روشنی میں پڑھتے تھے۔ ورنہ مزدلفہ میں خلافِ عادت کا کیا معنی اور یہ بھی نہیں کہ آپ نے اصلی وقت سے پہلے پڑھ لی ہو یہ تو صرف مزدلفہ میں مغرب و عشاء کو یکجا پڑھنے کا حکم ہے اور بس۔

(۲)امام نسائی اپنی صحیح میں حدیث روایت کرتے ہیں کہ

ان رسول اللہ ﷺ قال مااسفر تم بالصبح فانہ اعظم للاجر .

"رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جہاں تک ہو سکے تم صبح کی نماز خاص روشنی میں پڑھا کرو کیونکہ روشنی میں ادا کرنے میں بہت زیادہ ثواب ہے"۔

(ف) سیدنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا استدلال حق ہے اور یہی مسلک احادیث کا ترجمان ہے دیکھئے اندھیرے میں صبح کی نماز پڑھ لینے میں بھی حرج نہیں لیکن کام وہ اچھا جس سے اجر و ثواب زیادہ ہو اور وہ صبح کی نماز کو روشنی میں ادا کرنے میں ہے چنانچہ حدیث میں ارشاد سے ثابت ہوا۔ اور اس حدیث شریف کی اسناد بھی صحیح ہے چنانچہ امام اعظم نے اپنی سند یوں بیان فرمائی "اخبر نا ابراھیم بن یعقوب حدثنا ابن ابی مریم ، اخبر نا ابو غسان حدثنی زید بن اسلم عن عاصم بن عمر بن قتادہ عن محمود بن لبید عن رجال من قومہ من الا نصار ان رسول اللہ ﷺ ان راویوں میں تدلس کوئی بھی نہیں سب کے سب ثقہ اور معتبر راوی ہیں کیونکہ ابراہیم بن یعقوب ثقہ اور حافظ اور گیارہویں طبقہ سے ہیں اور ابن ابی مریم یعنی سعید بن الحکم مصری بھی ثقہ ثبت اور فقیہ دسویں طبقہ میں اور اکابر محدثین سے ہیں اسطرح ابو غسان یعنی محمد بن مطرف مدنی ثقہ اور محدثین طبقہ سے ہیں اور زید بن اسلم مدنی تھے فقیہ عالم اور مرسل اور طبقہ ثالثہ حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ بھی مدنی اور ثقہ اور حفازی کے بڑے عالم اور طبقہ رابعہ سے شمار ہوتے اور محمود بن لبید بھی مدنی ہیں صحابی تھے اور

صغیر کذافی التقریب پھر اس حدیث کی روایت کو یہ شرف حاصل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعض اصحابہ رضی اللہ عنھم سے مروی ہے۔

(۳) عن رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول اسفر وابالفجر فانہ اعظم للا جر (راوہ الترمذی)

"رافع بن خدیج سے مروی ہے حضور ﷺ نے فرمایا کہ صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کیونکہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے"۔

وقال ھذا حدیث صحیح و رواہ ابوداؤد ، نسائی و ابن ماجہ و بیھقی و طبرانی و ابن حبان و ابوداؤد طیالسی بالفاظ مختلفہ.

(ف) جس عمل کے لئے خود حضور ﷺ فرمائیں کہ اس میں بہت بڑا ثواب ہے پھر ہم کون لگتے ہیں اگر مگر کرنے والے ولہٰذا ایک عاشق رسول اور کلمہ گو کیلئے تو اپنے نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہی کافی ہے۔ امام ترمذی اس روایت کو نقل کر کے آخر میں لکھتے ہیں۔ وفی الباب عن ابی برزۃ و جابر و بلال و حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح و قدرآی غیر واحد من اھل العلم من اصحاب النبی ﷺ والتابعین الا سفار بصلوۃ الفجر و بہ یقول سفیان الثوری ۔یعنی اس بارہ میں حضرت ابو برزہ و جابر و بلال رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے بھی مروی ہے اور مذکور حدیث رافع بن خدیج کی حدیث حسن صحیح ہے صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا اہل علم صحابہ کرام اور تابعین کا مذہب ہے اور یہی قول سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہی ہمارا مذہب (حنفیوں) کا ہے۔

(۴) ابوداؤد، طیالسی، ابن ابی شیبہ، اسحاق ابن راہویہ، طبرانی نے معجم میں حضرت رافع ابن خدیج سے روایہ کی:

قال قال رسول اللہ ﷺ لبلال یا بلا ل نور بصلوۃ الصبح حتی یبصر القوم مواقع نبلیھم من الا سفار .

"فرماتے ہیں کہ حکم دیا حضور ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو فرمایا اے بلال نماز صبح میں اوجیالا کر لیا کرو، یہاں تک کہ لوگ اوجیالے کی وجہ سے اپنے پھینکے ہوئے تیر گرنے کی جگہ دیکھ لیا کریں"۔

(ف) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ نے نماز فجر ایسے وقت پڑھنے کا حکم دیا، جبکہ تیر انداز اپنے تیر گرنے کی جگہ کا مشاہدہ کرسکے اور یہ تب ہی ہو سکتا ہے جب خوب روشنی ہو۔

(۵) دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ:

قال قال رسول اللہ ﷺ من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلبہ وقیل صلوتہ۔

"فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی اکرم ﷺ نے جو نماز فجر روشنی میں پڑھے اللہ تعالیٰ اس کی قبر اور دل میں روشنی کرے"۔

(ف) ایک روایت میں ہے۔ کہ اس کی نماز میں روشنی کرے۔

(۶) طبرانی نے اوسط میں اور بزار نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال قال رسول اللہ ﷺ لاتزال امتی علی الفطرۃ ماسفر ولصلوۃ الفجر۔

"فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میری امت دین فطرت پر رہے گی جب تک کہ نماز فجر اوجیالے میں پڑھے"۔

(۷) طحاوی، بخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ نے بالفاظ مختلفہ حضرت یسار ابن سلامہ سے روایت کی۔

قال دخلت مع ابی علی ابی بر زۃ یساء لہ ابی عن صلوۃ رسول اللہ ﷺ فقال کان ینصرف من صلوۃ الصبح والرجل یعرف وجہ جلیسہ و کان یقراء فیھا با لستیّن الے .

"میں اپنے والد کے ساتھ حضرت ابوبرزہ صحابی کے پاس گیا۔ میرے والد اُن سے حضور ﷺ کی نماز کے متعلق پوچھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور ﷺ نماز صبح سے اُس وقت فارغ ہوتے تھے۔ جب ہر شخص اپنے ساتھی کا چہرہ پہچان لیتا تھا۔ حالانکہ حضور اکرم ﷺ ساٹھ سے سو آیتوں تک پڑھتے تھے"۔

(۸) طحاوی شریف نے حضرت عبدالرحمٰن ابن یزید سے روایت کی۔

قال کنا لصلی مع ابن مسعود فکان یسفر فی الصلوة الصبح .

"فرماتے ہیں کہ ہم عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ فجر کی نماز پڑھتے تھے آپ خوب اُجیالے میں نماز پڑھتے تھے"۔

(۹) بیہقی نے سنن کبریٰ میں ابو عثمان نہدی سے روایت کی۔

قال صلیت خلف عمر الفجر فما بسلم حتی ظن الرجال ذوو العقول ان الشمس طلعت فلما سلم قالوا یا امیر المومنین کاوت الشمس تطلع قال فتکلم . بشی ء لم افهمه فقلت ای شی قال قالو الواطلعت الشمس لم تجد نا غا فلین .

"فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پیچھے نمازِ فجر پڑھی تو آپ نے نہ سلام پھیرا یہاں تک کہ سمجھدار لوگوں نے سمجھا کہ سورج نکل آیا جب آپ نے سلام پھیرا تو لوگوں نے عرض کیا کہ اے امیر المومنین سورج نکلنے والا ہے آپ نے کچھ فرمایا جو میں سمجھ نہ سکا میں نے لوگوں سے پوچھا، کہ حضرت عمر نے کیا فرمایا لوگوں نے بتایا کہ یہ فرمایا اگر سورج نکل آتا تو ہم کو غافل نہ پاتا۔

(۱۰) بیہقی نے سنن کبریٰ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

قال صلی بنا ابوبکر صلوة الصبح فقرا ال عمران فقالو اکا دت الشمس تطلع قال لو طلعت لم تجد نا غافلین .

"فرماتے ہیں کہ ہم کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نمازِ فجر پڑھائی اُس میں سورۂ

آلِ عمران پڑھی لوگوں نے کہا کہ سورج نکلنے کے قریب ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر نکل آتا تو ہم کو غافل نہ پاتا"۔

(۱۱) طحاوی اور ملا خسرو محدث نے اپنی مسند میں امامِ اعظم ابو حنیفہ سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے روایت کی۔

قال ماجتمع اصحاب رسول الله ﷺ علی شیء کا جتماعهم علی التنویر فی الفجر والتعجیل فے المغرب قال الطحاوی لا یصح ان یجتمعو علی خلاف ماکا ن علیه رسول الله ﷺ .

"فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے صحابہ کسی مسئلہ پر ایسے متفق نہ ہوئے جیسے نمازِ فجر کی روشنی اور نماز مغرب کی جلدی پر متفق ہوئے امام طحاوی فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن ہے کہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے خلاف عمل پر متفق ہو جائیں"۔

فائدہ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہم خوب اوجیالے میں نمازِ فجر پڑھتے تھے۔ حتیٰ کہ لوگوں کو سورج نکل آنے کا شبہ ہو جاتا تھا۔ اور صحابہ کرام کا متفقہ عمل اس پر تھا کہ نمازِ فجر خوب روشنی میں پڑھی جائے۔

(۱۲) طحاوی شریف نے حضرت علی ابن ربیعہ سے روایت کی۔

قال سمعت علیا یقول یا قنبر ا اسفر اسفر .

"فرماتے ہیں میں نے حضرت علی مرتضےٰ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ فرماتے تھے اے قنبر اوجیالا کرو اوجیالا کرو"۔

معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ خوب اُجیالے میں نمازِ فجر پڑھتے تھے۔ جیسا کہ اسفر دوبار فرمانے سے معلوم ہوتا ہے۔

انکشاف: غیر مقلدین عموماً خوارج کے طریقے اپناتے ہیں بالخصوص انکے اوقات الصلوٰۃ خوارج کی پیروی میں ہیں خوارج کو تو حضرت علی و دیگر صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم سے ضد تھی اسی لئے انہوں نے ایسی احادیث کا سہارا لیا جنہیں تو ہو جائیگی زیادہ ثواب ملے یا نہ۔ خوارج کی تاریخ پڑھ لیں انکے اوقات الصلوۃ اور غیر مقلدین کے اوقات میں کونسا فرق ہے۔

احناف پر فضل رب تعالیٰ: احناف کے سربراہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے فقاہت کی دولت بخشی کہ آپ کی کوشش ہوتی کہ مسئلہ سے متعلق جملہ احادیث پر عمل ہو اور غیر مقلدین اس دولت سے محروم ہیں اسی لئے وہ مسئلہ کے متعلق کی بعض احادیث کے عمل سے محروم ہو جاتے ہیں مثلاً صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا زیادہ اجر دوسرا جتنا جماعت میں لوگ زیادہ ہوں اتنا نماز باجماعت کا ثواب زیادہ ہوگا اور عام مسلمانوں کو سہولت دینا بھی احادیث پر عمل ہے اور ان تمام پر عمل احناف کو ہے مثلاً اوجیالے میں نماز پڑھنا زیادتی جماعت کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ اکثر مسلمان صبح کو دیر سے اُٹھتے ہیں۔ اگر جلدی بھی اُٹھیں تو اس وقت استنجاء بعض کو غسل وضو کرنا سُنتیں پڑھنا ہوتی ہیں ۔ بعض لوگ اُس وقت سنتوں کے بعد استغفار اور کچھ اعمال اذکار کرتے ہیں اندھیرے میں فجر کی جماعت کر لینے میں بہت سے لوگ جماعت سے یا تکبیر اولیٰ سے رہ جاتے ہیں اوجیالے میں پڑھنے سے تمام نمازی خوبی جماعت کی تکبیر اولیٰ میں شرکت کر سکتے ہیں، نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ کو دراز قراءت سے منع فرمادیا تھا کہ اُن کے مقتدیوں پر بوجھ ہوتی تھی جس چیز سے جماعت کم ہو جائے اُس سے پرہیز کرنا بہتر ہے جو جماعت کی زیادتی کا سبب ہو وہ بہتر ہے اندھیرا جماعت کی کمی کا سبب ہے اسفار جماعت کی زیادتی اور مسلمانوں کی آسانی کا ذریعہ لہٰذا اسفار بہتر ہے نیز اندھیرے میں مسلمانوں کو مسجد میں آنا دشوار ہوگا۔ اوجیالے میں آسان چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو جب اندھیرے میں عین نماز کی حالت میں شہید کیا گیا تو صحابہ کرام نے فجر میں بہت اوجیالا کرنے کا اہتمام کیا جیسا کہ طحاوی شریف میں ہے۔

عقلی دلیل نمبر ۱: نمازِ فجر کو چند امور میں نماز مغرب سے مناسبت ہے مغرب رات کی پہلی نماز ہے۔ فجر دن کی پہلی نماز۔ مغرب کاروبار بند ہونے کا وقت ہے۔ فجر کاروبار کھلنے کا وقت، مغرب نیند کا فجر بیداری کا پیش خیمہ ہے ہمیشہ وقتِ فجر وقتِ مغرب کے برابر ہوتا ہے۔ یعنی جس زمانہ میں جتنا وقت مغرب کا ہوگا۔ اُتنا ہی فجر کا جب نمازِ فجر نمازِ مغرب کے مناسب ہوئی تو جیسے نمازِ مغرب اجیالے میں پڑھنا افضل ہے۔ ایسے ہی نمازِ فجر اوجیالے میں پڑھنا بہتر ہے۔

عقلی دلیل نمبر ۲: فجر کا لغوی معنی ہے روشنی چنانچہ کہا جاتا ہے طریق فجر یعنی کھلا ہو اور صاف راستہ (المنجد) اہل علم کو خوبی معلوم ہے کہ لغت کو اصطلاح سے مناسبت ضروری ہے اور قرآن مجید میں اسکا نام قرآن الفجر ہے نہ کہ صلوۃ الفلس یعنی روشنی والی نماز نہ کہ اندھیرے والی اسی لئے صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا قرآن کی عین مراد ہے اور اسکی احادیث قولی و فعلی بھی تاکید کرتی ہیں اندھیرے میں یہ نماز پڑھ لی گئی تو مناسبت نہ رہی بلکہ نقیض کیونکہ روشنی کی نقیض اندھیرا ہے نیز ملائکہ کی حاضری بھی فجر کے نام سے ہے چنانچہ فرمایا،

"قرآن الفجر کان مشھودا"

باب ۲

(سوالات وجوابات)

سوال: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

ان النبی ﷺ قال یاعلی ثلث لاتوخر ھا الصلوٰۃ اذا اتت والجنازۃ اذاحضرات والا یم اذاوجدت لھا کفوا .(رواہ الترمذی)

"حضور ﷺ نے اُن سے فرمایا اے علی تین چیزوں میں دیر نہ لگاؤ۔ نماز جب اُس کا وقت ہو جائے، جنازہ جب حاضر ہو، لڑکی کا نکاح جب اُس کے لئے کفو مل جائے"۔

نیز اسی ترمذی میں سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

قال قال رسول اللہ ﷺ الوقت الاول من الصلوۃ رضوان اللہ والوقت الاخر عفو اللہ۔

"فرماتے ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے کہ نماز کا اول وقت رب کی رضا و خوشنودی ہے اور نماز کا آخر وقت اللہ تعالیٰ کی معافی ہے"۔

ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ ہر نماز اول وقت پڑھنی چاہئیے۔ حنفی لوگ فجر دیر میں پڑھ کر رب تعالیٰ کی رضامندی سے محروم ہیں۔

جواب ۱: یہ حدیث خود غیر مقلدوں کے بھی خلاف ہے کیونکہ یہ بھی نماز عشاء اور گرمیوں کی ظہر میں تاخیر مستحب و بہتر جانتے ہیں تو یہ بھی خدا کی خوشنودی سے محروم ہوئے جو انکا جواب ہے وہ ہمارا جواب ہے۔

جواب ۲: ان حدیثوں میں اوّل وقت سے وقت مستحب کا اوّل مراد ہے نہ کہ مطلق وقت کا اوّل یعنی جب نماز کا مستحب وقت شروع ہو جائے تب دیر نہ لگاؤ۔ نماز فجر میں روشنی ہی اوّل وقت ہے جیسے نماز عشاء کے لئے تہائی رات اوّل وقت ہے۔ کیونکہ یہی مستحب وقت ہے۔

سوال: مسلم بخاری اور تمام محدثین نے روایت کی کہ حضور ﷺ ہمیشہ نماز فجر غلس یعنی اندھیرے میں پڑھتے تھے لہٰذا حنفیوں کا دیر سے فجر پڑھنا سنّت کے خلاف ہے۔

جواب ۱: غلس کے معنی ہیں اندھیرا خواہ وقت کے اعتبار سے اندھیرا ہو یا مسجد کا اندھیرا حضور نبی پاک ﷺ نماز فجر روشنی ہی میں پڑھتے تھے لیکن مسجد میں اندھیرا ہوتا تھا۔ کیونکہ اس دور میں مسجد نبوی شریف بہت گہری بنی ہوئی تھی ۔ چھت میں روشن دان وغیرہ نہ تھے اب بھی اگر مسجد نبوی میں روشندان نہ ہوں تو اندر بہت اندھیرا رہے اس صورت میں یہ حدیث اُن احادیث کے خلاف نہیں جو ہم پیش کر چکے۔

جواب ۲: اگر غلس سے صبح کا اندھیرا ہی مراد ہو تو یہ حضور پاک ﷺ کا فعل شریف ہے اور قول شریف وہ ہے جو فرمایا کہ اسفروا بالفجر الخ یعنی حضور ﷺ نے خود اندھیرے میں بوجہ ضرورت فجر پڑھی۔ مگر ہم کو اوجیالے میں پڑھنے کا حکم دیا قاعدہ ہے کہ حدیثِ قولی و فعلی میں تعارض معلوم ہو تو حدیث قولی کو ترجیح ہوتی ہے کیونکہ فعلی حدیث میں خصوصیت کا احتمال ہے مثلاً حضور ﷺ نے خود نو بیبیاں نکاح میں رکھیں۔ مگر ہم کو چار بیویوں کی اجازت دی۔ ہم حکم پر عمل کر کے صرف چار بیبیاں رکھ سکتے ہیں۔ آپ کے فعل پر عمل نہ کریں گے، یہ قاعدہ یاد رکھنا چاہئیے کہ قول عمل پر راجح ہے۔

جواب ۳: عام صحابہ کرام اوجیالے میں فجر پڑھتے تھے۔ حالانکہ اُنہوں نے حضور ﷺ کا یہ عمل شریف دیکھا تھا معلوم ہوا کہ حدیثِ قولی کو ترجیح دے کر اس پر عمل کرتے تھے دوسری حدیث کو لائق عمل نہ سمجھتے تھے۔

جواب ٤: نماز فجر کا اندھیرے میں ہونا قیاس شرعی کیخلاف ہے۔ اوجیالے میں ہونا قیاس کیمطابق لہٰذا اوجیالے والی حدیث کو ترجیح ہوگی۔ کیونکہ جب

احادیث میں تعارض ہو تو اس حدیث کو ترجیح ہوتی ہے جو مطابق قیاس ہو، مثلاً
ایک حدیث میں ہے **الوضو مما مسته النار** آگ کی پکی چیز کھانے سے وضو
واجب ہو جاتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ نے کھانا کھایا نماز پڑھ لی
، وضو نہ کیا پہلی حدیث خلافِ قیاس ہے دوسری مطابق قیاس لہٰذا دوسری حدیث
کو ترجیح ہوئی۔ پہلی حدیث کی تاویل کی گئی کہ وہاں وضو سے مراد کھانا کھا کر ہاتھ
دھونا کلی کرنا ہے ایسے ہی یہاں تاویل کی جائے کہ غلس سے مراد مسجد کا اندھیرا
ہے نہ کہ وقت کا بہر حال ترجیح روشنی کی حدیث کو ہے۔

چیلنج : کوئی وہابی صاحب ایسی مرفوع حدیث پیش کرے جس میں فجر
اندھیرے میں پڑھنے کا حکم دیا گیا ہو جیسے ہم نے اوجیالے میں فجر پڑھنے کی ایک
دو نہیں بہت احادیث پیش کر دیں جن میں اس کا حکم دیا گیا ہے کہ نماز اوجیالے
میں پڑھو اور وہ بھی بخاری و دیگر صحاح ستہ سے جنکے لئے وہ ہر مسئلہ میں کہتے ہیں
بخاری دکھاؤ وغیرہ۔

جواب ۵: اندھیرے کی تمام احادیث بیان جواز کے لئے ہیں اور اجیالے کی
تمام احادیث بیان استحباب کے لئے، لہٰذا دونوں حدیثیں موافق ہیں مخالف نہیں،
یعنی اندھیرے میں فجر پڑھنا جائز ہے، کیونکہ حضور ﷺ نے اس کا حکم دیا اور جائز
اس لئے کے ضرورت پڑ جاتی ہے جیسے سفر پہ جانا ہے یا گاڑی وغیرہ کا وقت
آجاتا ہے وغیرہ وغیرہ اور استحباب دائمی عمل ہے الحمد للہ ہم احناف کو حضور ﷺ کا
دائمی عمل نصیب ہے اور وہابی غیر مقلدین ضرورت پر گذارہ کر رہے ہیں۔

سوال : عن عائشة رضی الله تعالیٰ عنها قالت کان رسول الله ﷺ
یصلی الصبح فتنصرف النسآء متلفعات بمروطهن ما یعر فن من
الغلس (رواه البخاری)
"سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز صبح سے ایسے

وقت فارغ ہوتے تھے کہ عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی مسجد سے واپس
ہوتیں اور اندھیرے کی وجہ سے پہچانی نہ جاتی تھیں"
معلوم ہوا کہ نماز فجر اتنی جلدی شروع کرنا سنت ہے کہ جب ساٹھ یا
سو آئتیں پڑھ کر نماز سے فارغ ہو، تو کوئی نمازی اندھیرے کی وجہ سے پہچانا نہ
جا سکے حنفی اتنا اوجیالا کر کے فجر پڑھتے ہیں کہ شروع نماز کے وقت ہی لوگ
پہچانے جاتے ہیں ان کا یہ عمل سنت کے خلاف ہے :

جواب :اس کے جوابات گذر چکے کہ یا تو یہ مسجد کا اندھیرا ہوتا تھا نہ کہ وقت کا یا
اس عمل شریف پر حضور ﷺ کے فرمان اور حکم کو ترجیح ہے وغیرہ، ہاں یہ بھی
ہو سکتا ہے، وہ یہ کہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں عورتوں کو جماعت نماز میں
حاضری کا حکم تھا، ان کے لحاظ سے نماز فجر جلدی پڑھی جاتی تھی، کہ وہ بیبیاں
پردہ سے گھر چلی جائیں، پھر عہد فاروقی میں عورتوں کو مسجد سے روک دیا گیا تو
یہ رعایت بھی ختم ہو گئی۔ عورتوں کو کیوں روکا گیا اس کی وجہ اور تشریح فقیر کی
"شرح البخاری" میں پڑھئے۔

سوال : ترمذی شریف نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
سے روایت کی : قالت ماصلی رسول الله ﷺ صلوة لوقتها الاخر
مرتین حتی قبضه الله .
"فرماتی ہیں کہ حضور انور ﷺ نے دو دفعہ بھی کوئی نماز آخر وقت میں نہ پڑھی
یہاں تک کہ رب نے آپ کو وفات دی"۔
اس سے معلوم ہوا کہ تمام نمازیں خصوصاً نمازِ فجر اول وقت پڑھنا حضور
ﷺ کی دائمی سنت ہے ، یہ حکم منسوخ نہ ہوا، حضور ﷺ نے آخر حیات
شریف تک اس پر عمل کیا، افسوس کہ حنفی ایسی دائمی سنت سے محروم ہیں۔
جو حضور ﷺ نے ہمیشہ کی۔

جواب ۱: یہ حدیث صحیح بھی نہیں اور اس کی اسناد متصل بھی نہیں، کیونکہ اس حدیث کو اسحاق ابن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا، اور اسحاق ابن عمر نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کبھی ملاقات نہ کی، لہٰذا درمیان میں راوی رہ گیا ہے۔ اس لئے امام ترمذی نے اس حدیث کے ساتھ فرمایا۔

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب ولیس اسناده بمتصل

ابو عیسیٰ نے فرمایا کہ یہ حدیث غریب ہے اور اس کی اسناد متصل نہیں۔

اس کے حاشیہ میں ہے:

لانه لم یثبت ملاقاة اسحق مع عائشة (رضی الله عنها)

کیونکہ اسحاق کی ملاقات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہ ہوئی۔

لہٰذا یہ حدیث قابلِ عمل نہیں، افسوس ہے کہ وہابی ہم سے تو بالکل صحیح اور مرفوع حدیث کا مطالبہ کیا کرتے ہیں، اور خود ایسی ضعیف اور ناقابل عمل حدیثیں پیش کردینے میں تامل نہیں کرتے۔

جواب ۲: یہ حدیث بہت احادیث کے خلاف ہے کیونکہ حضور ﷺ نے بہت دفعہ نمازیں آخر وقت پڑھی ہیں۔ جب حضرت جبریل نماز کے اوقات عرض کرنے آئے تو انہوں نے دو دن حضور ﷺ کو نمازیں پڑھائیں پہلے دن تمام نمازیں اوّل وقت میں، دوسرے دن آخر وقت میں۔

ایک دفعہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے نماز کے اوقات پوچھے تو آپ نے اُسے دو دن اپنے پاس ٹھرایا، ایک دن نمازیں اول وقت میں پڑھائیں دوسرے دن آخر وقت، تعریس کی رات میں حضور ﷺ نے فجر کی نماز قضا پڑھی۔ غزوۂ خندق میں حضور ﷺ نے کئی نمازیں قضاء کر کے پڑھیں، عام طور پر سفر میں حضور ﷺ نماز ظہر آخر وقت اور عصر اول وقت پڑھتے تھے۔ ایسے ہی مغرب

آخر وقت، عشاء اول وقت پڑھتے تھے۔ ایک دفعہ حضور ﷺ نمازِ فجر کے لئے بالکل آخر وقت تشریف لائے اور بہت جلد فجر پڑھائی، بعد میں فرمایا کہ آج ہم ایک خواب دیکھ رہے تھے، کہ رب تعالیٰ نے اپنا دستِ قدرت ہمارے سینہ اقدس پر رکھا (مشکوٰۃ باب المساجد)

غرضیکہ حضور ﷺ نے بارہا نمازیں آخر وقت میں پڑھیں، اور اس حدیث میں ہے کہ آپ نے کوئی نماز آخر وقت میں دوبار بھی نہ پڑھی، لہٰذا یہ روایت ناقابلِ عمل ہے۔

الزامی جواب: یہ حدیث تمہارے بھی خلاف ہے، پھر تم نماز عشاء آخر وقت یعنے تہائی رات گئے پڑھنا مستحب کیوں کہتے ہو، اور گرمیوں میں ظہر آخر وقت میں مستحب کیوں بتاتے ہو، جو جواب تمہارا ہے وہی جواب ہمارا۔

سوال: تم نے جو حدیث پیش کی تھی کہ فجر کو اُجیالے میں پڑھو اس میں اُجیالے سے مراد صبح صادق کی وہ روشنی ہے جس سے وقتِ فجر آجانا یقینی ہو جائے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نماز فجر شک کی حالت میں نہ پڑھو بلکہ یقین ہو جائے کہ وقت ہو گیا، تب پڑھو، وہاں اسفار سے وہ روشنی مراد نہیں، جو حنفیوں نے سمجھی یعنی خوب اجالا بہت سے محدثین نے اس کا یہی مطلب بیان کیا۔

جواب: غیر مقلدین کا ایسا کہنا غلط اور ان کے سمجھنے کی کمی ہے کیونکہ اتنا اجالا کرنا تو فرض ہے، شک کی حالت میں نمازِ فجر پڑھنا جائز ہی نہیں، اور یہاں فرمایا گیا، کہ اس اُجالے کا ثواب زیادہ ہے یعنی یہ اجالا مستحب ہے نہ کہ فرض۔ لہٰذا اس اُجالے سے مراد وہی روشنی صبح ہے جس میں فجر پڑھنا مستحب ہے۔ اور جو ہم نے معنیٰ کئے، وہ ہی درست ہیں۔ حدیث سمجھنے کے لئے تفقہ ضروری ہے اور انکے تفقہ کا حال پتلا ہے۔ اپنی من مانی بات احادیث کا مطلب بیان کرتے ہیں خواہ دنیا بھر کے محدثین اسکے خلاف ہوں مذکورہ بالا معنی جو غیر مقلدین نے بیان کیا

ہے محدثین میں سے کسی نے نہیں بیان کیا۔ اور انکے مجتہدین ہوتے بھی ایسے ہیں انکے ایک صاحب استنجا کرنے کے بعد نماز وتر پڑھا کرتے تھے۔ کسی صاحب نے اس کی وجہ دریافت کی تو کہنے لگے۔ حدیث پر عمل کرتا ہوں، حدیث میں آتا ہے۔ من استنجی فلیوتر۔ جو استنجا کرے چاہئیے کہ وتر کرے۔ اس حدیث پاک کا مطلب تو یہ ہے، کہ جو استنجا کرے۔ وہ وتر یعنی عدد طاق کو ملحوظ رکھے۔ یعنی تین یا پانچ مرتبہ کرے۔ مگر اس نے یہ سمجھ لیا کہ جو استنجا کرے وہ وتر پڑھے۔ اس جیسے انکے کئی واقعات ہیں چند ایک فقیر نے "ہدیۃ السالکین" میں عرض کئے ہیں۔

یہاں چند قواعد عرض کردوں تاکہ مسلک حق حنفی کی تائید اور غیر مقلدین کی تردید ہو۔

خاتمہ قواعد

(۱) اندھیرے میں یعنی صبح صادق کے بعد فوراً فجر کی نماز پڑھنا جائز ہے اور بعض صحابہ کا مذہب بھی ہے لیکن زیادہ ثواب اور بہت بڑی فضیلت فجر کی نماز صبح صادق سے بہت بڑی دیر بعد پڑھنے میں ہے یہاں تک کہ سورج نکلنے میں باقی پندرہ بیس منٹ رہ جائیں چنانچہ حدیث شریف میں اعظم الاجر کا لفظ ہے اور اعظم افعل التفضیل کا صیغہ ہے جیسے اپنے بالمقابل دوسرے فعل سے افضلیت لازمی امر ہے۔ اور یہی ہم (حنفی) کہتے ہیں اگرچہ بوقت ضرورت اندھیرے میں فجر کی نماز ادا کر لینے میں حرج نہیں لیکن ثواب اور فضیلت اسی میں ہے کہ صبح کی نماز کھلی روشنی میں ادا کرنی چاہئیے۔

(۲) صبح کی نماز اندھیرے میں ادا کرنا ابتدائے اسلام میں تھا بعد میں نبی اکرم ﷺ نے اسے روشنی میں ادا کرنے کا حکم صادر فرمایا جیسا کہ اصول حدیث کا قانون ہے کہ جس عمل کے لئے حضور تاجدار انبیاء ﷺ لفظ امر سے حکم صادر فرمائیں وہ

ابتدائے اسلام کے احکام کو ختم کردیتا ہے چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھی یہی عادت تھی کہ وہ ہر اس امر پر عمل فرماتے جو ارشادات نبوی ﷺ سے سب سے پچھلا عمل ہو چنانچہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنی صحیح مسلم باب جواز الصوم و الفطر فی شہر رمضان میں فرماتے ہیں، عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قال کانوا اصحاب رسول اللہ ﷺ یتبعون الاحدث فالاحدث من امرہ

"یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضور ﷺ کے ارشادات گرامی میں سے سب سے پچھلے حکم پر عمل فرماتے یعنی اس کو دائمی امر سمجھ کر حکم شرعی سمجھتے، اور ہم کچھ نقول عرض کر آئے ہیں اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فجر کی نماز پوری روشنی پھیل جانے کے بعد ادا فرماتے"۔

(۳) فجر کی نماز اسفار میں ادا کرنے کی حدیث متفق علیہ ہے جسے سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے خلاف تغلیس کی احادیث کہ ان میں کوئی حدیث متفق علیہ نہیں۔

(۴) اسفار کی حدیث صحیح کے ساتھ صریح الفاظ اسفار کے ملتے ہیں اور اس میں حضور ﷺ کا امر بھی ہے جسے قولی حدیث کہا جاتا ہے جسے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے خلاف تغلیس میں کہ اسمیں حضور ﷺ نے حکم نہیں فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھو صرف آپ کے بعض اوقات معمولات میں یہ عمل ملتا ہے اور بسا اوقات معمولات بوجہ ضروریات کے ہوتے ہیں اور اصول حدیث کا کلیہ ضابطہ ہے کہ جہاں قولی اور فعلی حدیث میں تعارض ہو تو اس وقت ترجیح قولی حدیث کو دی جائے چنانچہ امام نووی شرح مسلم فی باب تحریم نکاح المحرم میں لکھتے ہیں، والثالث انہ اذا تعارض القول والفعل فالصحیح حینئذ عند الاصولیین ترجیح القول یعنی حضور نبی اکرم ﷺ کے قول و فعل میں تعارض ہو تو اس وقت قول کو ترجیح دی جائے۔

(۵) صبح کی نماز اسفار میں ادا کرنا اکثر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول تھا بلکہ محدثین رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام کا اس مسئلے میں بہت زیادہ اتفاق ہے چنانچہ سیدنا امام ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ، مااجتمع اصحاب رسول اللہ ﷺ فی شئی مااجتمعوا علی التنویر بالفجر رواہ ابوبکر بن ابی شیبہ فی مصنفہ وابوحنیفہ فی مسندہ .یعنی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کسی امر میں اتنا متفق نہیں ہوئے جتنا فجر کی نماز کے متعلق اسفار میں ادا کرنے پر متفق ہوئے۔

روایتِ مذکورہ کو مذکور دو بڑے اماموں کے علاوہ امام طحاوی نے اپنی کتاب معانی الآثار میں صحیح اسناد کے ساتھ روایت کیا اور شیخ امام ابن الھمام فتح القدیر میں اور مولانا علی قاری نے شرح موطا امام محمد میں اور امام حلبی نے کبیری میں اسے روایت کر کے لکھا،ھذا اسناد صحیح۔یہ اسناد صحیح ہے۔

(ف) حضرت شیخ سلام اللہ بن شیخ الاسلام دہلوی محلی شرح موطا امام مالک میں فرماتے ہیں،وبہ قال ابو حنیفہ واصحابہ وھی روایتہ عن احمد وھی لما شھد لہ عمل اکثر الصحابہ بالاسفار ، یعنی اس روایت کو سیدنا امام ابو حنیفہ اور ان کے متبعین نے لیا ہے اور یہ امام احمد کی بھی روایت ہے اور اسی روایت کو شہادت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے کہ حضور سیدِ عالم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عمل صبح کی نماز میں یہ تھا کہ روشنی پورے طور پر چھا جاتی پھر وہ صبح کی نماز ادا فرماتے۔

مزید قواعد رسالہ ''الفوائد فی القواعد'' میں پڑھئے۔

ھذا آخر ما رقمہ قلم

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر لہ

بہاولپور، پاکستان

۱۴ محرم الحرام ۱۴۲۱ ہجری

اطلاع عام

ادارہ قطب مدینہ کی طرف سے تمام قارئینِ کرام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہمارے ادارہ کا پتہ تبدیل ہو چکا ہے۔

تمام قارئین، عوام وخواص پرانے پتہ بیت العلم ،اسٹوڈنٹ بازار پر خط وکتابت نہ کریں۔

بلکہ خط وکتابت کے لئے اس نئے پتہ کو استعمال کریں۔

ادارہ **قطب مدینہ**

دفتر: ٹریڈ ایونیو، کمرہ نمبر 48-47، میزانائن فلور، حسرت موہانی روڈ، نزد چیمبر آف کامرس، کراچی

Mobile #: 0320-4027536

www.trueteaching.com

الحمد للہ! اس پُر فتن دور میں بھی ایسے ولیء کامل موجود ہیں جو عوام النّاس کے ایمان کی حفاظت کی فکر میں لگے رہتے ہیں انہی ولیء کامل نے فرمایا کہ روزانہ اس طرح توبہ کر لیا کرو۔

یا اللہ عزوجل! اگر مُجھ سے کوئی کلمۂ کفر سرزد ہوگیا ہو تو اس سے توبہ کرتا ہوں ۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

❋❋❋❋❋❋

قطبِ مدینہ پبلشرز

قُطبِ مدینہ پبلشرز

کی جانب سے

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان، مصنف اعظم اسلام، شیخ المشائخ

حضرت سرکار قبلہ الحاج پیر محمد فیض احمد اویسی رضوی صاحب مدظلہ العالی

زید مجدہ کی ایمان افروز کتب کا واحد مرکز

کتاب کا نام	قیمت	کتاب کا نام	قیمت	کتاب کا نام	قیمت
کعبے کا کعبہ	20 روپے	112 سوالاً جواباً	35 روپے	مدنی منّے منّیوں کے نام	. روپے
شادی پر مبارک بادی	22 روپے	بے عمل پیر و جاہل مرید	22 روپے	نیوتا	22 روپے
پیرِ کامل کی تلاش	26 روپے	کیا دیوبندی بریلوی ہیں؟	24 روپے	فضائل درود و سلام	24 روپے
صغیرہ و کبیرہ گناہ	14 روپے	مسواک اور ٹوتھ پیسٹ	16 روپے	فضائلِ قرآن	16 روپے
قرآن نہ جلاؤ	24 روپے	مزارات کو چومنا	20 روپے	باکمال نابینے	24 روپے
مشکل صیغے	35 روپے	ٹوپی اور نماز	24 روپے	اوجھڑی کی کراہیت	20 روپے
کیا انبیاء و اولیاء سے فیض اور مدد ملتی ہے؟	روپے	گُن کی کنجی	24 روپے	ٹیلی ویژن دیکھنا کیسا؟ فتویٰ	26 روپے
کیا حضرت یعقوب علیہ السلام نابینا ہو گئے تھے؟	14 روپے	تدبیر بھی تقدیر ہے	روپے	قادیانی کافر کیوں؟	24 روپے
کیا صحابہ کرام علیہم الرضوان نے ہاتھ پاؤں چومے؟	روپے	کیا میت کا کھانا کھانا جائز ہے؟	30 روپے	شرح بخاری شریف (جلد اول) (پارہ اول تا تین پارہ)	روپے
احسن البیان (حصہ اول)	70 روپے	آئینۂ مرزا نما	22 روپے	برکاتِ قدم النبی ﷺ	24 روپے
احسن البیان (حصہ دوم)	85 روپے	قبر پر قرآن خوانی	25 روپے	سبز عمامے کا جواز	22 روپے
نذر و نیاز کرنے کا ثبوت	22 روپے	آئینۂ آغا خانی	روپے	کُن کی زبان	16 روپے
موت کے بعد حیات کا ثبوت	23 روپے	مسلمان کو کافر نہ کہو	23 روپے	فجر کی نماز روشنی میں پڑھیں	روپے
مزارات پر پھول چڑھانا	26 روپے	کیا سنی مسلمان مشرک ہیں؟	22 روپے	111 سوالاً جواباً	روپے
اخلاق ساز کہانیاں	35 روپے	دعوتِ اسلامی علماء اہلسنت کی نظر میں	25 روپے	چار حق باتوں کا ثبوت	روپے

قُطبِ مدینہ پبلشرز

ٹریڈ ایوینو، حسرت موہانی روڈ، میز نائن فلور، نزد چیمبر آف کامرس، کراچی۔

فون: 2432429 موبائل فون: 0303-7286258